روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 4 ستمبر 2014ء 8 ذیقعد 1435 ہجری 4 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 201

بادِ بہار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آرہا ہے اِس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

(درثمین)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے موقع پر 22ویں روح پرور عالمی بیعت

5لاکھ 55ہزار 235 سعید روحوں کی احمدیت میں شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں پر اظہار تشکر کے لئے کل عالم کے احمدیوں کا عالمی سجدہ شکر

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 48واں جلسہ سالانہ برطانیہ 29، 30اور 31/اگست 2014ء کو حدیقۃ المہدی ہمپشائرآلٹن لندن میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر جلسہ کے تیسرے روز مورخہ 31/اگست کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر سوا پانچ بجے 22ویں عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے 33ہزار 270احمدی احباب وخواتین اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کے لئے تشریف لائے تو جملہ احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ گاہ میں متعدد زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا اور احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا کے 206 ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل احمدی احباب نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کی۔ حضور انور بوقت سوا پانچ بجے جب پنڈال میں رونق افروز ہوئے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے استقبال کیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا مبارک اور تاریخی کوٹ زیب تن فرمایا تھا۔ حضور انور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے **5لاکھ 55ہزار 235 افراد** کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضور انور نے انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی الفاظ بیعت دوہرانے کا اعلان فرمایا۔ حضور انور کے دست مبارک پر مختلف قوموں کے نومبائعین نے اپنے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی تعلق بنایا اور یہ تعلق پنڈال سے باہر موجود احباب تک بھی پھیلا ہوا تھا۔

حضور انور نے پہلے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دوہرانے کا انتظام موجود تھا۔ اس کے بعد حضور انور نے اردو بولنے اور سمجھنے والوں کی اکثریت کی وجہ سے اردو میں الفاظ بیعت دوہرائے۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کل عالم کے احمدی احباب نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ شکر ادا کیا۔ اس طرح دنیا بھر کے احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک گئے اور اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے ہیں۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی 22ویں عالمی بیعت کا روح پرور پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان سعید روحوں کو اخلاص ووفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

☆............☆............☆

خشک ٹہنی کاٹی جائے گی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کرسکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

کمپیوٹر ٹریننگ انٹرن شپ

نظارت تعلیم کے تحت کمپیوٹر پروگرامنگ کے شعبہ میں ایک سال کا Paid Internship پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔ جو احباب Oracle developer اور Dot Net framework میں تجربہ رکھتے ہیں اور اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ اپنی CV اور درخواست صدر حلقہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 ستمبر 2014ء تک نظارت تعلیم کو بھجوادیں۔

فون نمبر: 0092 47 6215 448
0092 47 6212 473
Email:info@nazarattaleem.org
www.nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا **16000/-** روپے
قربانی حصہ گائے **8000/-** روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

اطفال کے لئے زریں نصائح

تقریر فرمودہ حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے تشہد کے بعد فرمایا:

بچو! تم جانتے ہو کہ میں نے یہ کیا پڑھا ہے یہ وہ پاک کلمہ ہے جو (دین حق) کے شروع میں ہی پڑھایا جاتا ہے۔ جانتے ہو کہ لَا اِلٰـہ ...... کا کیا مطلب ہے؟ یہی کہ کوئی اللہ (جامع جمیع صفات کاملہ اور ہر بدی سے منزّہ) کے سوائے سچی فرمانبرداری کے لائق نہیں اور اس کی فرمانبرداری کے سکھلانے والے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ دنیا میں پہلے وہ شخص آئے ہیں جن کی نظیر اوّلین وآخرین میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے اور اسی کی فرمانبرداری کی راہیں سکھاتے ہیں اور ان سارے احکام کے مجموعے کو جو آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں قرآن شریف کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ جس وقت سے انسان لَا اِلٰـہ ...... پڑھتا ہے اسی وقت سے اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی سچی فرمانبرداری نہ کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے محمدؐ رسول اللہ اور قرآن شریف سے مشورہ لیوے اور اپنی ساری ضرورتوں اور حاجتوں کا پورا کرنے والا انہی کو جان کر ہر حال میں انہی سے استمداد چاہے کیونکہ وہ خدا جس نے محمدؐ کو رسول اور اپنے احکام کا مجموعہ قرآن شریف اسے دے کر دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے وہ بڑی قدرت، اقتدار اور جبروت کا مالک ہے۔ وہی ہوا، پانی اور ساری ان چیزوں کا جن سے تم وقتاً فوقتاً اپنی ضروریات پوری کرتے ہو فائق ہے۔ اسی نے تم کو آنکھ دی کہ تم دنیا کی عجائبات قدرت کو دیکھو۔ کان دیئے کہ سنو۔ ان کے سوا سارے اعضاء جن سے تم مختلف قسم کے فائدے حاصل کرتے ہو اُسی کی عنایت ہیں۔ اب ذرا اس کے عطیات اور انعامات پر غور کر کے فکر تو کرو کہ وہ کیسا طاقتور اور کیسا عظیم الشان بادشاہ ہے جس کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... کے اقرار کرنے والا انسان مانتا ہے اور درحقیقت انسان کو ضرورت بھی ایسے ہی خدا کی ہے جو اس کی ساری حاجتوں اور ضرورتوں کو جو اسے پیدا ہونے بلکہ نطفہ ہونے کی حالت سے اس دنیا سے قطع تعلق کرنے تک اور اس کے بعد اس لاانتہا زمانے میں ہوتی ہیں پورا کر سکے۔ ورنہ ایسے خدا کے سوا انسان کا دنیا میں رہنا ممکن ہی نہیں اور نہ آخرت میں اس کے سوا چارہ ہے۔ ایسا خدا قادر مطلق، ربّ، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین ہو سوائے (دینی) تعلیم کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔ وہ وہی خدا ہے جس کا بیان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... میں ہے۔ جب ہمیں جس خدا کی ضرورت تھی اور جو ہماری ربوبیت کر سکتا ہے مل گیا تو ہم کو چاہئے کہ جس طرح وہ فرماتا ہے اس کے مطابق عملدرآمد کریں تا کہ اس کی فرمانبرداری سے ایسے عظیم الشان بادشاہ کی مہربانیوں کے مورد بنیں جو اس دنیا کے بادشاہوں سے اعلیٰ اور بے تشبیہ ہے اور ہر ایک امر میں اس کی کلام پاک اور اس کے رسول سے مشورہ لیں کیونکہ وہی ایک ہے جو ہماری بچپن، بڑھاپے اور اس دنیا کے بعد کی ضرورتوں کو جانتا اور پورا کر سکتا ہے۔

اس موجودہ حالت میں تمہیں کس مشورہ کی ضرورت ہے؟ یہ تمہاری بچپن کی عمر ہے تو اس کے مناسب حال مشورے ہی کی ضرورت ہے۔

اس لئے میں تم کو ایک بچے ہی کا قصہ جو قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے سنا دیتا ہوں اور وہ اس طرح پر ہے کہ ایک بچہ یوسف نام جس کے گیارہ اور بھائی تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے مضبوط زبردست تھے کیونکہ جب انہوں نے اس کو اپنے باپ سے باہر لے جانے کے لئے مانگا تو ان کے باپ نے اس بچے کی کمزوری اور ناتوانی پر رحم کر کے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کو بھیڑیا نہ کھا جاوے۔ دوسرے بھائیوں کا خطرہ نہیں تھا کیا کہ ان کو بھی بھیڑیا کھا جاوے گا کیونکہ وہ مضبوط اور ہوشیار تھے اور ان کا جواب وَ نَحۡنُ عُصۡبَۃٌ (یوسف:9) جس کا ترجمہ ہے کہ ہم ایک مضبوط جماعت ہیں، بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ خیر قصے سے مطلب نہیں انہوں نے جوں توں کر کے اس کو باپ سے جدا کر کے جنگل میں جا کر کسی اندھے کنوئیں میں گرا دیا (بچو خیال رکھو وہ بھی تمہارے جیسا ایک بچہ ہی تھا اس کا معاملہ سناتا ہوں) خدا نے جس حالت میں چاہا اسے کنوئیں میں رکھا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک قافلہ وہاں آیا۔ قافلہ والوں نے یوسف کنوئیں سے نکال کر اپنے ساتھ لیا اور دور دراز ملک مصر میں جا کر اسے کسی امیر کے ہاں تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں فروخت کر دیا اور اس کی ذرا بھی پروانہ کی۔ اب جانتے ہو کہ وہ چھوٹی سی عمر میں جس میں شاید کوئی اور بچہ ذرا سی دیر بھی ماں سے جدا ہونا گوارا نہیں کر سکتا پیارے ماں باپ سے بڑی بے رحمی سے توڑ کر الگ کر دیا گیا۔ ملک سے بے ملک کیا گیا۔ زبان وہاں کی بالکل سمجھ نہیں سکتا۔ گویا اس کے واسطے سارے لوگ حیوان ہی ہوں گے اور وہ ایسی جگہ ہے کہ بظاہر کوئی حامی و مددگار و تسلی دہ اور غمگسار نہیں ہے، وہاں بھیجا گیا۔

بچو! غور کرو۔ گو اس کو ایک طرف بڑی تکلیفوں کا مقابلہ تھا۔ حیرانی، پریشانی اور بے کسی کا سامنا تھا۔ مگر دوسرے صرف اندر ہی اندر ایک آواز دینے والے نے اُس عین کنوئیں کی مصیبت کے وقت بھی بڑی سریلی آواز اور دل کے اندوہ کو دور کرنے والی کلام سے اور دل کو باغ باغ کرنے والی آواز سے خوش کیا۔ جیسے کلام مجید میں ذکر ہے۔ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِ ...... (یوسف:16) جس سے خواہ بظاہر لوگوں کی نظر میں کیسی اشد سے اشد تکلیف ہو، تکلیف معلوم نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اس امیر کے دل میں جس نے اسے خرید کیا تھا اور وہ انہیں غلام بنا کر رکھ سکتا تھا اس کے دل میں محبت ڈال دی، محبت بھی ایسی محبت کہ بجائے اس کے کہ اسے غلام بناوے گھر کا مالک بنا دیا اور ہر طرح کے آرام، راحت، آسائش اور خوشی وہاں انہیں ملی۔ یہاں تک کہ ایک وقت وہ ایک قسم کا بادشاہ ہی بن گیا۔ بہت سے ملکی اختیارات اسے مل گئے۔ وہی بھائی معافی کے خواستگار ہوئے جن کو ایک وقت میں جب وہ کنوئیں میں گرانے لگے ہوں گے وہ کہتا ہوگا کہ مجھے کنوئیں میں نہ گراؤ۔ اب وہی فرمانبرداری کے لئے کمربستہ ہیں۔ بھلا کیا وجہ ہے کہ بظاہر اسباب تو اسی کے مقتضی تھے کہ وہ ذلیل وخوار ہووے لوگوں کا ماتحت اور غلام بنے۔ دربدر پھرے۔ بھوکا رہے۔ مگر وہ برعکس اس کے ہر جگہ ذلّت سے بچا۔ بلکہ اس کے مخالف آخر اس کے سامنے ذلت سے آئے۔ لوگ اس کے ماتحت بنے۔ وہ کسی کی ماتحتی میں نہ آیا۔ بلکہ یہاں تک ترقی کی کہ گویا بادشاہی کے درجے تک نوبت پہنچی۔ جانتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ میں بتا دیتا ہوں۔

لڑکو! تم جانتے ہو کہ جس لڑکے پر اس کا استاد خوش ہو۔ اسے وہ استاد کیسا پیار کرتا ہے۔ محبت سے سبق دیتا ہے۔ اسے انعامات دیتا ہے۔ کوئی لڑکا اسے مار نہیں سکتا کیونکہ اگر کوئی اسے مارنے یا لڑنے کا ارادہ کرے استاد اسے روک دیتا بلکہ الٹی اس لڑکے کو سزا دیتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ استاد اس لڑکے سے پیار کرتا ہے، انعام دیتا ہے اور اگر کوئی اسے مارنے لگے تو اس کو سزا دیتا ہے۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ لڑکا اپنے استاد کا حکم مانتا، سبق یاد کر کے اسے خوش کر لیتا ہے اس طرح پر وہ آرام میں رہتا ہے اور دوسرے لڑکوں میں اور اس میں بھی فرق اور تمیز ہوتی ہے۔

پس اب ذرا سوچو کہ جب ایک چھوٹے سے استاد یا حاکم کو خوش کر کے آدمی خوش رہ سکتا ہے تو کیا اس استادوں کے استاد اور حاکموں کے حاکم کو یعنی اللہ کو جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے خوش کر کے کوئی ذلیل اور خوار ہو سکتا یا کوئی اور اسے ذلیل یا خوار کر سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ وہ بڑی آرام وآسائش میں رہتا ہے۔ اللہ اسے دوسرے لوگوں سے اچھی طرح پر محبت سے رکھتا ہے اور اس کی ساری مرادیں پوری کرتا ہے۔

اس چھوٹے بچے نے بھی جس کا نام یوسف تھا اپنے اللہ کو خوش کر لیا تھا۔ وہ وہی کام کیا کرتا تھا جو اس کے مولیٰ کو پسند ہوتے تھے۔ وہ چوری، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، طمع، سستی، بزدلی اور شہوات نفسانی سے اور اور جتنی بری عادات خدا کو ناراض کرنے والی ہیں سب سے بچتا تھا۔ دیکھو یوسف کو اسی عورت نے جن کے گھر میں وہ رہتا اور پرورش پاتا تھا حرام کاری کے لئے کہا تو اس نے ذرا بھی خوف یا طمع نہ کی۔ خدا کا خوف کیا۔ محسن (محسن کے معنے بتائیں گے کہ) بن گیا اور کہہ دیا توبہ توبہ اللہ کی پناہ ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا۔ اللہ نے تو مجھے ایک بڑی عمدہ جگہ دی ہے وہ ایسی حالت ہے کہ اس کے مقابلہ میں ایسی گندی خوشیاں ہیچ اور ناکارہ ہیں اور اس حرام کاری کے کام سے باز رہا۔ ایسا نہ ہو کہ خدا ناراض ہو جاوے۔ اسی طرح وہ ہر ایک کام میں اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ خدا ناراض ہو جاوے۔ غرض جب اس نے خدا کو ناراض نہ کیا اور جس طرح یوسف نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ نے بھی یوسف کو خوش کر دیا اور اسے ملک میں بڑی طاقت عنایت فرمائی کیونکہ وہ بڑا نیک کردار اور محسن تھا اور فرمایا کہ ہم سارے لوگوں کو جو ایسے کام کرتے ہیں ایسا ہی آرام اور انعام دیا کرتے ہیں۔ محسن کے معنے یہ ہیں کہ ہر وقت اللہ کو حاضر ناظر جان لے۔ جب کوئی کام کرے دل میں دھیان ہو کہ اللہ دیکھتا ہے۔ بچو! خدا نے اس کی بڑی قدر کی اور اس کو بڑی عزت دی یہاں تک کہ اپنی پاک کتاب میں اس کے قصے کو احسن القصص بیان فرمایا ہے۔ بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا مرتبہ ہوگا کہ الٰہی دفتر میں مخلصوں، سچوں، نیکوں میں اس کا نام درج ہو گیا۔

تم بھی اگر چاہتے ہو کہ اس جیسے بن جاؤ، خدا تم سے پیاری پیاری باتیں کرے اور تم کو سچی کامیابیاں عنایت فرماوے۔ تم دنیا اور آخرت میں سچی خوشی پاؤ تو تم کو بھی چاہئے کہ یوسفؑ کے پاؤں پر پاؤں مارو تا تم ویسی ہی کامیابی حاصل کر لو ...... اس کے قصے کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر کہ کس طرح وہ ماں باپ سے الگ اور ملک سے بدر کیا گیا تھا اس کا کوئی حامی ومددگار نہ تھا۔ اپنے دل کے ان جھوٹے خیالوں کو دور کر دو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں کیونکہ کسی کا باپ نہیں کسی کی ماں نہیں کسی کا کوئی تربیت کرنے والا نہیں۔ پیارو یہ خیال محض غلط ہیں کہ ماں باپ نہیں۔ اخراجات کی مشکلات ہیں۔ تربیت کرنے والا کوئی نہیں۔ بھلا اس بچے کا کون متولی تھا۔ اس کی تربیت کون کرتا تھا۔ اس غریب الوطنی کی حالت میں اس کے ماں باپ کوئی ساتھ نہ تھے۔ نہیں تو پھر کیا وجہ کہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ یہی کہ نیک تھا اور خدا کو ناراض نہیں کرتا تھا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

ترجمہ: مکرم انجینئر مظہر الحق خان صاحب

مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

نوبیل انعام یافتہ کے ساتھ ایک انٹرویو

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ان کے 1979ء میں طبیعیات میں نوبیل انعام حاصل کرنے کے بعد دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہان کی طرف سے مدعو کیا گیا۔ جب وہ ہندوستان میں تھے تو بی بی سی ٹی وی نے ایک انٹرویو کا انتظام کیا اور اپنے ایک پروگرام Imagine Worlds میں اسے نشر کیا۔ انٹرویو کرنے والے ایک مشہور ہندوستانی طبیعیات دان پروفیسر ریش پال تھے۔ یہ انٹرویو 1986ء میں دیا گیا اور غالباً ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ اگرچہ صوتی صورت میں YouTube اور امپیریل کالج لندن کی ویب سائٹوں پر موجود ہے۔ اس انٹرویو کو ان کی اپنی آواز میں سننے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ پس خاکسار کا مشورہ ہے کہ کچھ وقت نکال کر اسے ضرور سنیں۔

پروفیسر ریش پال: ہمیں خوشی ہے کہ آج ہمارے ساتھ پروفیسر عبدالسلام ہیں جو ہمارے دور کے نہایت ممتاز سائنسدانوں میں سے ایک ہیں۔ آپ بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعیات (ICTP)، ٹریسٹ کے ڈائریکٹر ہیں جس کی اصل میں آپ نے بنیاد رکھی۔ آپ امپیریل کالج لندن کے پروفیسر رہے اور مسلسل وزٹنگ پروفیسر ہیں۔ آپ طبیعیات (Physics) میں نوبیل انعام یافتہ ہیں اور دنیا کے اس حصہ (برصغیر) میں بہت جانے پہچانے جاتے ہیں۔ پروفیسر عبدالسلام ملک بھر میں گئے، سائنسدانوں، تعلیمی طبقے اور تہذیب و تمدن سے دلچسپی رکھنے والے افراد سے گفتگو کی۔ ہم نے سوچا یہ اچھا خیال ہے کہ پروفیسر عبدالسلام یہاں آئیں اور ہمیں کچھ طبیعیات (Physics) میں اس بڑے پُرجوش واقعہ کے بارہ میں بتائیں جو اِن دنوں وقوع پذیر ہے۔

س: پروفیسر عبدالسلام آپ نے بذاتِ خود اِس بڑے انقلاب میں حصہ لیا ہے جو طبیعیات (Physics) میں واقع ہوا اور مسلسل ہو رہا ہے۔ آپ کیا سوچتے ہیں کہ کیوں طبیعیات (Physics) اتنی پُرجوش ہے اور یہ کہاں جا رہی ہے؟

ج: آپ دیکھیں، طبیعیات (Physics) تبدیل ہو چکی ہے، ہم ذرّاتی طبیعیات (Particle Physics) کے بارہ میں بات کر رہے ہیں، جو اس وقت سے تبدیل ہو چکی ہے، مجھے کہنا چاہئے 1970ء کی دہائی کے درمیان سے۔ پہلے ہم میں موجودہ جوش، کوئی نظریاتی خیالات کا ربط نہیں تھا جو یکجا کرتا مختلف قسم کی بحثوں کو اس مضمون کی طرف۔ خوش قسمتی سے 1970ء کی دہائی میں کچھ کام ہوا تھا۔ اصل میں کام کا آغاز 1950ء کی دہائی میں شروع ہوا لیکن اپنے نقطۂ عروج پر 1960ء کی دہائی میں پہنچا، بالکل ٹھیک نظریہ وضع کیا گیا اور وہ نظریہ آزمایا گیا اور 1970ء کی دہائی میں درست پایا گیا۔ خاص کر یہ 1970ء کی دہائی کا آخر تھا۔

س: کیا آپ الیکٹروویک (Electroweak) کا حوالہ دے رہے ہیں؟

ج: جی ہاں۔ اس نے ایک سمت دی جواب ٹھوس شکل میں ہے جو ذراتی طبیعیات کا معیاری ڈھانچہ (Standard Model) کہلاتا ہے۔ معیاری ڈھانچہ یہ کہتا ہے کہ تمام مادے یا تو کوارکس (Quarks) یا پھر ہیڈرونز (Hadrons) سے بنے ہوئے ہیں۔ پروٹونز (Protons) اور نیوٹرونز (Neutrons)، کوارکس (Quarks) سے بنے ہوئے ہیں یا یہ لیپٹونز (Leptons)، الیکٹرونز (Electrons) اور نیوٹرینوز (Neutrinos) یا میونز (Meons) اور اسی طرح کے دوسرے ذرات سے بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہمیں بڑی حد تک 45 ذرات کا پتہ تھا۔ ہم نے اس کے 15,15 کے 3 کنبے بنائے جسے ہم کہتے ہیں کہ یہ بنیادی تعمیراتی ٹکڑے (Fundamental Building Blocks) ہیں۔

س: آپ جانتے ہیں کہ جو طبیعیات (Physics) سے ادنیٰ واقفیت رکھتا ہے (اس کے لئے) اس بارہ میں بڑا کیا ہے؟

ج: اچھا، اس بارہ میں ایسا بڑا یہ ہے، میں نے اسے ابھی تک مکمل نہیں کیا۔ کیا میں اس معیاری ڈھانچے (Standard Model) کو مکمل کر لوں؟

پروفیسر ریش پال: جی۔

ڈاکٹر عبدالسلام: پھر معیاری ڈھانچہ (Standard Model) آگے چل کر کہتا ہے کہ قدرت کی 4 بنیادی قوتوں کا آپس میں ربط 13 ذرّات کے سیٹ سے بنتا ہے جو ان 4 قوتوں کے پیغام رساں ہیں۔ اب یہ کُل تعداد 45 جمع 13 جمع ایک مزید ذرّہ جو ہگز (Higgs) کہلاتا ہے، کل ملا کر 59، قدرت کی تمام قوتوں کو بناتے ہیں۔

س: قوتیں یعنی کشش ثقل (Gravitational Force)، قوت جو نیوکلیس (Nucleus) کو یکجا رکھتی ہے، قوی جوہری قوت (Strong Nuclear Force) اور برقی مقداروں (Charges) کے درمیان برقی مقناطیسی قوت (Electromagnetic Force)۔

ج: اور چوتھی قوت کمزور جوہری قوت (Weak Nuclear Force) ہے جو تابکاری (Radiation) کی ذمہ دار ہے۔ اب یہی 4 قوتیں مشتمل ہیں تمام قوتوں کی جن کا ہمیں علم ہے۔ تمام 4 قوتیں جنہوں نے آغاز کائنات سے لے کر آج تک اس بات کا تعین کیا ہے کہ کائنات کیسی نظر آتی ہے، ہم کس چیز سے بنے ہوئے ہیں، دنیا کو کیا چیز رہنے کے قابل بناتی ہے۔ تو یہ کہلاتا ہے نظریہ ہر چیز کا (Theory of Everything)۔

اگر آپ جانتے ہیں ہر چیز کے نظریے کو کوارکس (Quarks)، لیپٹونز (Leptons) اور انہی 4 بنیادی قوتوں کی اصطلاح میں ظاہر کیا گیا ہے تو میرے خیال میں یہ ذہن کا رخ بدلنے کی آزمائش ہے۔

س: ہر چیز کا نظریہ (Theory of Everything) لیکن ضروری نہیں ایک قطعی نظریہ کہ ہر چیز پہلے دن سے طے شدہ تھی۔

ج: نہیں، نہیں۔ وہ ایک الگ اصول ہے، کوانٹم نظریہ (Quantum Theory) کا اصول جس نے اِس سارے کام کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اب یہ ہے تبدیلی جو وقوع پذیر ہوئی ہے، جیسے کہ میں نے کہا 1970ء کی دھائی سے لے کر آخر تک۔ 1978ء میں آخری تجربہ ہوا جس نے بالواسطہ ہمارے خیالات کی درستگی کی قسم کو قائم کیا۔ پھر 1982ء اور 1983ء میں W اور Z ذرات جو اس ساری سکیم میں غائب تھے، 3 ذرات -W، +W اور Zo فی الواقعہ پہلی بار تجربہ گاہ میں رُوبیا (Rubbia) اور وان ڈر میئر (Van Der Meer) نے بنائے جنہوں نے اس دریافت پر 1984ء میں نوبیل انعام حاصل کیا۔

س: یہاں تک کہ اِن ذرّات کا حجم (Mass) کم و بیش قبل از وقت بتایا گیا۔ درست ہے؟

ج: اوہ اچھا، اب یہ ہے نقطہ۔ آپ دیکھتے ہیں ہمارا نظریہ جس نے حجم (Mass) کی پیشگوئی کی تھی اور انھوں نے بالکل ٹھیک انہی قوتوں کو دیکھا۔ نقطہ یہ تھا کہ ایکسیلریٹرز (Accelerators) ہوں۔ وان ڈر میئر اور رُوبیا (Rubbia) کے اس کام کو اختیار کرنے سے پہلے اس طرح کے ایکسیلریٹرز موجود نہیں تھے۔ بعد اس کے جب ایکسیلریٹرز بنائے گئے، اُنہوں نے بالکل درست حجم کی قیمتوں (Values) کو دیکھا اور دریافت کیا جو ہم نے قبل از وقت بتائی تھیں اور اس طرح ہر چیز ثابت ہوگئی۔ اب یہاں پر یہ سوال اُٹھتا ہے کہ آگے کیا ہوگا؟ اور یہ ہے جہاں ہم اب آ رہے ہیں۔ اچھا آپ کہہ سکتے ہیں کہ 45 جمع 2 بہت بڑا عدد ہے۔ کیا ہم اسے مزید کم کر سکتے ہیں؟ 4 قوتوں کو ہم نے کم کر کے 3 کیا۔ کمزور برقی قوت (ElectroWeak Force) وہ قوت ہے جو کمزور جوہری قوت (Weak Nuclear Force) اور برقی مقناطیسی قوت (Electromagnetic Force) کا مجموعہ ہے۔ باقی 2 قوتیں قوی جوہری قوت (Strong Nuclear Force) اور کشش ثقل کی قوت (Gravitational Force) اس ملاپ (Unification) سے باہر ہیں۔ کیوں؟ یہ ہے سوال۔

س: پس حالات کیسے جا رہے ہیں؟

ج: اچھا، دو وجوہات کی وجہ سے حالات ٹھیک نہیں جا رہے۔ سب سے پہلے تا حال ہمیں زیادہ بڑے ایکسیلریٹرز (Accelerators) کی ضرورت ہے۔ کچھ پہلے سے ہی بنائے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر سٹینفورڈ لینئر لیبارٹری (Stanford Linear Laboratory) میں وہ ایک ایکسیلریٹر (Accelerator) بنا رہے ہیں جو Zs کو بہت کثرت سے پیدا کرے گا۔ یہ کوئی نئی دریافت نہیں کرے گا بلکہ یہ Zs کو کچھ گنا بنائے گا۔

س: یقیناً یہ ذرات وہ ہیں جن کا حجم (Mass) کم و بیش 80,70 گنا پروٹون (Proton) کے حجم (Mass) کا ہے۔

ج: وہ نیوکلیائے (Nuclei) ہوں گے اور وہ بہت بھاری ذرات ہیں۔ ہمارے پاس اور زیادہ بنیادی ذرات ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں، آپ کو پسند کرنا چاہئے۔ اب یہ ہے جو وہ 1987ء کے آخر تک سٹینفورڈ لینئر ایکسیلریٹر (Stanford Linear Accelerator) کے ذریعہ کریں گے۔

س: جس طرح اب ذراتی طبیعیات (Particle Physics) یا طبیعیات (Physics) کام کرتی ہے، کیا یہ سچ ہے کہ نظریاتی خیالات آپ کو بہت سے حق انتخاب مہیا کرتے ہیں؟

ج: درست ہے۔

س: اور یہ تجربہ ہے جس نے یہ تعین کرنا ہوتا ہے کہ کون سا صحیح ہوگا اور آگے کیسے جانا ہے؟

ج: درست ہے۔ یقیناً ہم اِسے تبدیل کرنا چاہیں گے۔ ہم چاہیں گے کہ ہم ہر چیز پہلے سے تعین شدہ کریں جس طرح آئن سٹائن نے نظریہء اضافیت (Theory of Relativity) کے ساتھ کیا۔ لیکن ہمیں اس وقت ایک بہت بڑے کام کا سامنا ہے۔ ہم اس سے کہیں زیادہ واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو آئن سٹائن نے کیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے نظریے کے آسان ترین حصہ کے طور پر اُن کے نظریے کو پوری طرح سمجھیں۔

س: لیکن ہمارے پاس قدرت کے ساتھ صدائے بازگشت نہیں۔ یا کہیں کہ قدرت کو ضرور اس راستے پر جانا چاہئے نہ کہ اس راستے پر۔

ج: اچھا یہی تو آپ چاہیں گے کہ ہو۔ وہی نظریے کا اختتام ہے۔ لیکن کیا میں ایک منٹ کے لیے بتا سکتا ہوں کہ ترتیب وار آگے ہم کیا حاصل کرنے کی امید کر رہے ہیں؟

س: جی ضرور۔

ج: آپ دیکھیں، جیسا کہ میں نے کہا، ہمارے پاس ایکسیلَرِیٹرز (Accelerators) نہیں ہیں اور یہ 2 ایکسیلَرِیٹرز (Accelerators) ایک جینیوا (Geneva) میں ہے جس کا گھیرا (Circumference) 27 کلومیٹر ہے۔ 27 کلومیٹر کی سرنگ جو آج صبح آپ وزیراعظم کو بہت صحیح وضاحت کر رہے تھے، وہ سرنگ مکمل کی جارہی ہے۔ جیسا کہ آپ نے بہت صحیح طور پر کہا کہ سرنگ دو اطراف سے ایک دوسرے کے 1.0 ملی میٹر تک آجائے گی۔ وہ لیزر ایکسیلَریٹر (Laser Accelerator) کی مدد سے مکمل ہوگا۔ یہ لیزر (Laser) کی چیزیں ہیں۔ اب وہ سرنگ تعمیر کی جا رہی ہے اور وہ 1989ء میں تیار ہوگی۔ آج سے تین سال بعد۔

س: آپ کو بڑے قطر کی اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ ان بڑی طاقت کے ذرات کو گرد موڑنا اور واپس لانا ہوتا ہے۔

ج: پریشانی الیکٹرونز (Electrons) ہیں۔ اگر وہ بہت تیز ہوں تو اتنی تابکاری (Radiations) خارج کرتے ہیں کہ آپ کو اُتنی ہی طاقت لگانا پڑتی ہے جو مدد نہیں دیتی۔ پس جتنی بڑی سرنگ ہو، اتنا ہی بہتر ہوگا۔

س: کم موڑ تا کہ تابکاری (Radiations) کی مقدار کم تر حاصل ہو؟

ج: بالکل۔ پس یہ ایکسیلَرِیٹرز (Accelerators) 1990ء میں تیار ہوں گے اور ایک فیصد کے 1/10 ویں حصہ بلکہ ایک فیصد تک کی درستی کے ساتھ ہمارے نظریے کی درستگی کے بارہ میں سوالات کے جواب دیں گے۔ امید یہ ہے کہ کچھ معمولی فرق ہوگا۔

س: یہ ہے وہ جہاں معلومات ہیں۔

ج: جی ہاں، یہ ہے وہ جہاں معلومات ہیں۔ وہ معمولی مشابہت پھر ان نئے ذرّات کی طرف نشاندہی کرے گی جو اس گنتی میں ہم سے رہ گئے تھے اور نئی قسم کی سوچیں ابھریں گی۔ نئی قسم کے حق انتخاب ابھریں گے اور ہم نے ممکنہ حقّ انتخابات کو جدول کی شکل دی ہے۔

کل میں آپ کو ممکنہ حق انتخابات کا گراف (Graph) دکھا رہا تھا 4,3,2,1۔ کون سا حق انتخاب اس لمحہ ہوگا، ہمیں نہیں معلوم۔ ہم صرف مسلسل اندازے لگا سکتے ہیں۔ جب یہ ہو جائے گا تو پھر دوسری طرف کا باہمی ملاپ (Unification) ہوگا۔ تا حال یہ الیکٹرووِیک (Electroweak) ہے اور پھر ایک اور طرف کا ملاپ (Unification) قوی جوہری قوت (Strong Nuclear Force) اور کشش ثقل کی قوت (Gravitational Force) کا الیکٹرووِیک (Electroweak) کے ساتھ ہے۔ قوی جوہری قوت (Strong Nuclear Force) کو ساتھ ملانا ایک خوفناک چیز ہے۔ پروٹون کے انحطاط پذیری (Proton Decay) کا واحد تجرباتی کام، جو آپ بنگلور میں تجربہ کر رہے ہیں، بدقسمتی سے یہ تجربات نیوٹرینوز (Neutrinos) کے پس منظر کی وجہ سے کچھ دینے نہیں جا رہے۔ وہ خطرناک طور پر مشکل ہے انجام دینے۔ نیوٹرینو (Neutrino) بغیر منعکس ہوئے سیدھے زمین میں جا سکتے ہیں۔

س: یہ تجربات جو کہ زمین کے اندر ہوتے ہیں تا کہ کائناتی شعاعوں (Cosmic Rays) کو چھانا جا سکے لیکن نیوٹرینوز (Neutrinos) پھر بھی زمین میں چلے جاتے ہیں اور مخل اندازی کرتے ہیں۔

ج: اور ان مخل اندازیوں سے یہ ناممکن ہے کہ انہیں دور کیا جا سکے۔ پس یا تو آپ چاند پر جائیں اور وہاں یہ تجربات کریں جہاں نیوٹرینو کا بہاؤ (Neutrino Flux) 1/100 واں حصہ ہے اس کا جو زمین پر ہے یا آپ بہتری کے لئے صرف ڈیٹیکٹرز (Detectors) بہت بڑے بنائیں۔

س: کیوں نہ انہیں اور زیادہ ذہین بنائیں؟ فرض کرتے ہیں کہ آپ طاقت کو بہت ٹھیک ٹھیک ناپیں کہ یہ پروٹون کا حجم (Proton Mass) ہے، نہ کم، نہ زیادہ۔

ج: ہو سکتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن خیر یہ تجربات کچھ مہیا کرنے نہیں جا رہے۔ پس یہ ہمارے دکھوں میں سے ایک ہے۔ پھر کشش ثقل (Gravity) کا باہم 3 قوتوں کے ساتھ فیصلہ کن ملاپ (Grand Unification) کا امکان ہے۔

س: یقیناً آپ نے ابھی تک ہمارے سننے والوں کو نہیں بتایا کہ پروٹون کی انحطاط پذیری (Proton Decay) کس طرح ملاپ (Unification) سے جڑی ہوئی ہے؟

ج: اچھا آپ دیکھتے ہیں کہ پروٹون (Proton) وہی ذرہ ہے جیسے لپٹون (Lepton)۔ الیکٹرون (Electron) کے ناطے پہلے الیکٹرو ویک (Electroweak) نظریہ میں تھا۔ پروٹون (Proton) اور الیکٹرون (Electron) کو الگ رکھا تھا۔ اگر وہ ایک جیسے ذرات ہیں، تو ایک کو دوسرے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور ہم بتا سکتے ہیں کہ اس تبدیلی کی عمر کیا ہوگی۔ یہ 1x1030 سال سے زیادہ ہونی چاہئے۔ چونکہ کائنات کی عمر صرف 1x1010 سال ہے، تو یقیناً اس حقیقت کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم وجود رکھتے ہیں وغیرہ۔ تاہم یہ بہت اہم تصور ہے جسے ہم کھونا نہیں چاہیں گے۔ کیونکہ یہ بہت سی چیزوں کی وضاحت کرتا ہے، مثلاً کیوں ہمارے پاس مخالف (-Anti) پروٹون (Proton)، ستارے اور اسی طرح کی چیزیں نہیں ہیں۔

س: وہ درست ہے۔ پھر بھی جس طرح کی طبیعیات (Physics) میں ہم دلچسپی رکھتے ہیں وہ تمام علم فلکیات (Astronomy) پر اثر انداز ہے یا اُس سے متعلق ہے۔ کوئی فلکیاتی مطالعہ بھی کر سکتا ہے۔

ج: جی ہاں۔ کل میں اپنے سننے والوں کو بنگلور میں کہہ رہا تھا کہ طبیعیات 3 کا مجموعہ تھی۔ نظریہ، تجربہ اور ایکسیلَرِیٹرز (Accelerators)۔ اب یہ 4 کا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ علم فلکیات (Astronomy)، فلکی طبیعیات (Astrophysics)، ذراتی طبیعیات (Particle Physics) سے مل گئی ہیں اور ایک اکیلا مضمون بنا دیا ہے۔ قبل از وقت کی تمام تر کائنات 10-43 سیکنڈ سے 10-12 سیکنڈ تک ذراتی طبیعیات (Particle Physics) سے بھری ہوئی ہے۔ پانچواں نیا عنصر ریاضی ہے۔ یہ حیرت انگیز ہے۔ ہمیں اِس بات کا دھیان نہیں رکھنا ہوتا تھا کہہ لیں کہ 50 تک کی طاقت بڑھانے کے لئے طبیعیات دانوں کو یونانی اور لاطینی حروف کا ابتدائی علم چاہئے تھا تا کہ ہم اُن کی طاقت ظاہر کر سکیں۔ اب یہ سچ نہیں رہا۔ ہمیں واقعتاً وہ بہت جدید ریاضی، الجبرائی ٹوپولوجیز (Topologies)، ریمن سرفیسز (Riemann Surfaces) قسم کی چیزیں، انتہائی جدید ریاضی، اعلیٰ پایہ کی ریاضی چاہئے اور یہ ایک بالکل نئی چیز ہے جو وقوع پذیر ہوئی ہے گزشتہ پانچ سالوں میں۔ یہ تمام تر ترقی پانچ سالوں میں ہوئی ہے۔

پس واپس ملاپ کے مرحلوں کی طرف چلتے ہیں۔ سب سے آخری کشش ثقل کا ملاپ (Gravitational Unification) ہے اور وہ انتہائی مشکل ہے۔ ہمارے پاس گزشتہ سال 1984ء کے آخر تک کوئی اچھا تصور نہیں تھا۔

س: 1984ء میں کیا ہوا تھا؟

ج: 1984ء کے آخر میں دو آدمیوں ایک انگریز آدمی گرین (Green) اور ایک امریکی شوارز (Schwarz) نے دریافت کیا کہ صرف دو ہی نظریے ہیں جس کو وہ سٹرنگ کوانٹم نظریہ (String Quantum Theory) کہتے ہیں جس میں آپ ایک اکیلے ذرّہ کی بات نہیں کرتے بلکہ تمام تر سٹرنگز (Strings) کی جو بنائی گئی ہوتی ہیں۔ یہ سٹرنگز (Strings) بہت پراسرار ہیں۔ فرض کریں میرے پاس ایک کوارک (Quark) یہاں اور مخالف (-Anti) یہاں ہے۔ پھر جو قوت (Force) ان کے درمیان ہے اس کے بارہ میں ہم خیال کرتے ہیں جیسے کوئی چیز لمحہ بھر کے لئے گزر رہی ہے۔ لیکن ان لوگوں نے کہا، نہیں۔ یہ ایک سٹرنگ (String) کی مانند ہے جس نے دونوں کو ایک ساتھ باندھا ہوا ہوتا ہے۔ پھر آپ فکرمند ہوتے ہیں سٹرنگ (String) کے جھول (Oscillation) کے بارہ میں اور حیران کر دینے والی چیز یہ ہے کہ کم ترین جھول (Oscillation)، کشش ثقل (Gravity) ہے۔ یہ ناقابل یقین ہے۔ ناقابل یقین۔ ہم سمجھ نہیں سکے۔

س: سٹرنگ (String) کے اندر تمام ممکنہ قوتیں ہیں؟

ج: نہیں۔ کوارک (Quark) اور مخالف کوارک (Anti-Quark) کی سٹرنگ (String) کو باندھیں۔ یہ پیچیدہ ہے۔ آپ کو کوارک (Quark) اور مخالف کوارک (Anti-Quark) کے بارہ میں نہیں سوچنا۔ صرف ایک گول دائرہ کی شکل میں خود سے سٹرنگ (String) کے بارہ میں سوچیں۔ برقی مقدار کی کثافت (Charge Density) کے انعکاس (Reflection) کو اس کے ساتھ ہر نقطہ پر ملائیں۔ اب سٹرنگ (String) کو لیں اور خیال کریں کہ یہ ایک ٹھوس شے ہے۔ اب اس کو جھولنے دیں۔ کم ترین ممکنہ جھول (Oscillation)، صفر فریکوینسی (Frequency) کو لیں۔

س: کیا ہمیں سٹرنگ (String) کو قطعی خصوصیات دینا ہوتی ہیں؟

ج: تناؤ (Tension) وہ واحد خصوصیت ہے جو آپ کو اسے دینا ہوتی ہے۔ صرف ایک پیرامیٹر (Parameter) اور وہ تناؤ (Tension)

ہے۔اس کی حد میں تناؤ (Tension) لامتناہی ہو جاتا ہے یا تناؤ (Tension) صفر تک چلا جاتا ہے ۔آپ دریافت کرتے ہیں کہ یہ سٹرنگ کشش ثقل کی قوت (Force of Gravity) کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کو سمجھنا، یہ ایک مشکل تصور ہے۔

پروفیسر لیش پال ۔میں سمجھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام اور ہم کو وجہ نہیں معلوم۔ یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے۔کسی کو یہ نہیں معلوم، یہ کیوں ہو رہا ہے۔ کیوں کشش ثقل (Gravity) تمام قوتوں۔۔۔

س: ایسا کرنے میں ثالثی کا کردار ادا کرنے والے ذرات ہگز (Higgs)، بوسون (Boson) اور تمام قسم کی چیزیں کہاں سے آتی ہیں؟

ج: ایک منٹ میں اس طرف آرہا ہوں۔ پس اب 10 ڈائی مینشنز (Dimensions) سے کم میں سٹرنگ (String) رہ نہیں سکتی۔ یہ ایک اور مضحکہ خیز بات ہے۔اگر آپ نے اس کی مساوات (Equations) کو 4 ڈائی مینشنز (Dimensions) میں لکھا ہو تو یہ بے جوڑ ہو گی۔ جس کے بارہ میں ہم بات کر رہے ہیں، یہ 10 ڈائی مینشنز (Dimensions) کی کشش ثقل (Gravity) ہے۔اگر آپ پسند کریں، 10 ڈائی مینشنز (Dimensions) کی کشش ثقل (Gravity) وہی چیز ہے جیسے 4 ڈائی مینشنز (Dimensions) کی کشش ثقل (Gravity) جمع قوی، کمزور اور کمزور برقی قوتیں وغیرہ۔

پس یہ تعلق ہے جو ہم بناتے ہیں اور پھر تمام چیزیں اور کوارکس (Quarks) سامنے آتے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ بیرونی نظریہ ہے۔اب ہمیں اس نظریہ سے امید ہے کہ یہ محدود (Finite) ثابت ہو گا۔ اگر وہ امید پوری نہیں ہوئی تو ہم سب کو اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ پس ایک سال شاید آپ کو کوئی نہ ملے جو اس کے بارہ میں بات کرے یا ایک اور سال شاید آپ دریافت کریں کہ یہی فیصلہ کن امیدوار ہے یا ایک لمحہ کے لئے کہیں کہ ہر چیز کے نظریے کا فیصلہ کن امیدوار۔ پس اس قسم کے مقام پر آپ پہنچتے ہیں۔ اب آپ پوچھیں گے کہ آپ اس نظریے کو کیسے پرکھیں گے؟ اُن چیزوں کی پیشگوئی کرنا جن کا ہمیں پہلے سے علم ہے۔45 ذرات جمع قوتوں کے 13 پیغام رساں وغیرہ سے الگ اس نظریے کی تعریف کیا ہو گی؟ بدقسمتی سے ہمیں بہت اچھے طریقے سے نہیں معلوم کیسے اس نظریے کو نیچے 4 ڈائی مینشنز (Dimensions) تک لایا جائے اور دوسری پیشگوئیاں حاصل ہوں۔ ایک پیشگوئی جو جنوری کے شروع میں پچھلے سال 1985ء میں کی گئی۔ یہ ایک اور زائد Z0 کی پیش گوئی کرے گی۔ اب وہ پیشگوئی ذرا سی مشتبہ ہو گئی ہے، لیکن ابھی تک یہ منفرد نہیں کہ وہ Z0 نہ ہو۔ پس اس وقت اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ اِس نظریے سے ناپنے کی کیا خصوصیات ہیں، تو میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔

پروفیسر لیش پال ۔ میں سمجھا۔آپ نے کہا کہ یہ محدود ہونا چاہئے۔ یہ چیزوں کی پیشگوئی نہیں کرتا لیکن یہ اور چیزوں کو جو دریافت ہوئی ہیں اپنے اندر ضم کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔اس وقت یہ اپنے اندر سب چیزیں سموئے ہوئے ہے جو ہمیں طبیعات (Physics) کے بارہ میں معلوم ہے۔

س: اور مزید نہیں؟

ج: ہمیں نہیں معلوم۔آپ دیکھتے ہیں، جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک مزید چیز کی پیشگوئی تھی لیکن وہ مزید دلچسپ نہیں رہی۔ کسی نے حرکت کی مساوات (Equation of Motion) کا ایک اور حل نکالا جس میں وہ پیشگوئیاں مزید دلچسپ نہیں رہیں۔ پس واقعتاً ابھی تک ہمیں سیکھنا ہے کہ اس سے کیسے نبٹا جائے۔ یہ اس قسم کی ریاضیات (Mathematics) ہے جس کو یقیناً ریمن (Riemann) اور پھر تائخ (Taikh) نے ایجاد کیا۔تائخ مولر (Taikh Moeller) ایک جرمن نازی سپاہی ہے جس نے اس پر بہت سا کام کیا تھا۔ وہ جنگ میں مارا گیا۔ پھر تائخ مولر (Taikh Moeller) کے بعد دوسرے ریاضیات دانوں کا کام ہے اور اب پہلے سے ہمارے پاس ریاضیات کی کتابیں موجود ہیں لیکن وہاں بہت زیادہ کمی ہے۔مثال کے طور پر تائخ مولر (Taikh Moeller) کی سپیس (Space) کا چوتھا لوپ (Loop) ابھی تک جدول کی شکل میں موجود نہیں۔ پس ہمیں ریاضیات کو سیکھنا ہے۔ اس وقت ہمیں ریاضیات کو ایجاد کرنا ہے۔ طبیعات دانوں کو ایجاد کرنا ہے یا ریاضیات دانوں کو ان کے لئے یہ کرنا ہے۔مثال کے طور پر یہ نوجوان بندہ وٹن (Witten) جو کہ اس وقت اپنے مضمون میں سب سے زیادہ ہونہار آدمی ہے۔ وہ تقریباً 31 کے لگ بھگ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ مضمون اگلے 50 سال تک ہمیں مصروف رکھے گا۔ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ اب بڑے دھیان سے اسے سنیں، کیونکہ اس وقت وہ سب سے زیادہ بصیرت رکھنے والا آدمی ہے جو اِس موضوع پر لکھتا ہے اور بہت سے ہندوستانی، جو کہ میں بتا رہا تھا یہ ہندوستانی نوجوان آدمی یہاں اور اسی طرح ریاست ہائے امریکہ میں پوری طرح اس کام میں اس مضمون کی بلند ترین سطح پر ہیں۔ پس اس لئے آپ کو بہت زیادہ خوش ہونا چاہئے۔

س: علم کی فلاسفی کی رُو سے کیا کچھ نیا ہے جو ایک انسان سیکھ رہا ہے؟

ج: اچھا علم کی فلاسفی کی رُو سے سب کچھ درہم برہم ہے، ہر وہ چیز جو ہمیں نظریہ کے بارہ میں معلوم تھی ۔ مثال کے طور پر، جیسا کہ میں نے کہا آئن سٹائن (Einstein) کا نظریہ خمیدہ (Curved) سپیس (Space) اور وقت (Time) کی بنیاد پر ہے۔آپ کو یاد ہے کہ آئن سٹائن (Einstein) نے کہا تھا کہ اصل میں کشش ثقل کی قوت (Gravitational Force) نہیں ہے۔ یہ سب وقت (Time) اور سپیس (Space) کی خمیدگی (Curvature) ہے۔ کیوں خمیدگی (Curvature)، سٹرنگ (String) کے نظریے سے باہر آرہی ہے؟ کیوں؟ ہمیں نہیں معلوم۔آپ دیکھتے ہیں یہ ایک مضحکہ خیز چیز ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہے۔ آپ نظریے کو 10 چپٹے (Flat) سپیس (Space) اور وقت (Time) کے ڈائی مینشن (Dimension) میں شروع کرتے ہیں اور نتیجہ خمیدگی (Curvature) ہے۔ یہ ایک مضحکہ خیز چیز ہے۔

س: یہ بہت اچھا سمجھ آ گیا ہے۔ یہ پراسرار نہیں۔کیا یہ ہے؟

ج: پراسرار اس مفہوم میں نہیں کہ ہم اِسے ہر چیز بنا رہے ہیں۔لیکن پراسرار اس مفہوم میں ہے کہ ہمیں نہیں معلوم یہ کیوں ہو رہا ہے۔

پروفیسر لیش پال ۔ جی۔

ڈاکٹر عبدالسلام ۔ پس اُس مفہوم میں، تمام سب میں سمٹریز (Symmetries) ہیں لیکن ہمیں نہیں معلوم کیوں۔ ہمیں نہیں معلوم کیوں۔ ہم دریافت نہیں کر سکتے جب تک ہم مساوات کو حل نہ کر لیں اور یہ ہمارے لیئے ایک نئی صورتحال ہے۔ بہت ناخوشگوار صورتحال۔ پس ہمیں اس کو بدلنا ہے۔ ہمیں بلند پایہ حساب کتاب کرنا ہے۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ چیزیں مناسب کام کر رہی ہیں وغیرہ۔ پس یہ ایک دلچسپ مرحلہ ہے۔ کوئی بھی، کوئی نوجوان آدمی جو حل کرنا چاہتا ہے اور وہ ریاضیات میں اچھا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے کہ اس سے اگلے 10 سال یا مزید جڑا رہے اور اگر وہ کچھ بھی اچھا نہ بنا سکے تو اس کو اپنی راہ لینی چاہیئے۔

س: کیا یہ قریب ترین صرف شُستہ معاشی وضاحت یا اُس سے زیادہ عمیق تو نہیں؟

ج: نہیں۔ یہ کلیتًا کچھ نیا ہے جو آخر کار کچھ یقینی چیزیں دیتا ہے جو آپ پہلے کر رہے تھے۔لیکن کیوں؟ ہمیں نہیں معلوم۔ یقیناً یہ بہت زیادہ اور مواد بھی سموئے ہوئے ہے، بہت سی اور زیادہ چیزیں، لیکن ہمیں ان کی پرواہ نہیں۔ فی الحال ہم صفر فریکوینسی (Frequency) کے لئے فکر مند ہیں۔ چیزیں جیسے گریویٹون (Graviton)، گلوون (Gluon)، W اور Z وغیرہ۔آپ W، Z اور فوٹون (Photon) کے بارہ میں جانتے ہیں۔ وہ تمام اسی چیز سے ابھرتی ہیں۔

پروفیسر لیش پال۔ حجم (Masses)، خصوصیات (Properties)۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔اگر خصوصیات (Properties) ہوں تو ہمیں معلوم ہے کہ کیسے کنارہ کش ہونا ہے۔ ہمیں نہیں کہنا چاہئے کہ ہمیں معلوم ہے لیکن شاید ہمارے پاس ایک روز حجم (Masses) مل جانے کا امکان ہے وغیرہ۔ یہ ایک طویل ترین سفر ہے تا ہر چیز حاصل ہو۔لیکن امید یہ ہے کہ ہر چیز ہو گی اور ابھی تک ایک لوپ (Loop) کے حساب کتاب کے محدود (Finite) ہونے کا ثبوت ہے اور وہ ایک مضحکہ خیز چیز ہے۔ پس یہ حقیقتاً بالکل نئی دنیا ہے جو نظریہ دینے والوں کے لئے کُھلی ہے۔ تجربہ کرنے والے بے پرواہ ہو گئے ہیں۔اس بارہ میں پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے وہ پریشان ہیں کیونکہ اگر ہم اپنی پیشگوئیاں بدلتے رہیں تو وہ کوئی تجربہ حاصل نہیں کر سکتے۔

پروفیسر لیش پال۔آپ کو پتہ ہے بیچارے تجربہ کرنے والوں کو جو کرنا ہوتا ہے اس کا انحصار بہت زیادہ نظریہ دینے والوں کے کہنے کی شہرت پر ہوتا ہے اور اب وہ اِن دنوں فنڈ حاصل نہیں کر رہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام یہ قابل رحم ہے۔لیکن آپ دیکھتے ہیں وہ اب کہیں بھی فنڈ حاصل نہیں کر رہے۔ میرا مطلب ہے پرانے نظریوں کو لیں جن کے بارہ میں ہم پُراعتماد ہیں، سُپر سمٹریز کا نظریہ (Theory of Super Symmetries) وغیرہ جِن کے لئے ہمیں ایس ایس سی (SSC) چاہئے، بڑا ایکسیلَریٹر (Accelerator) 20 TeV زائد۔ 22 TeV، اب مثال کے طور پر امریکہ میں اسے فنڈ نہیں مل رہے۔ پس یہ اس وقت بہت ہی تشویشناک صورتحال ہے۔

س: علم فلکیات (Astronomy) کی اصطلاح میں انسان کیا تجربات کر سکتا ہے جو ذراتی طبیعات (Particle Physics) کے لیئے خصوصی اہمیت کے ہوں؟

ج: اچھا، 3 یا 4 نیوٹرینوز (Neutrinos) کا ایک، مثال کے طور پر ہیلیم (Helium)، ہائیڈروجن (Hydrogen) کے 1/4 ہونے کے ناطے خیال کیا جاتا ہے بہت ابتدائی کائنات میں بنا تھا۔ نیوٹرینوز (Neutrinos) کی تعداد اُن پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ 3 یا 4 ہے جواب تجربات سے پہلی بار دریافت ہوا ہے۔تجربہ گاہ میں تجربات نے کچھ چیزوں کی توثیق کی جو علمِ فلکیات (Astronomy) نے دریافت کی تھیں کہ نیوٹرینوز (Neutrinos) کی تعداد سب سے زیادہ امکانی طور پر 5.4 جمع منفی 1 ہے۔

س: 5.4 جمع منفی 1 یا یہ صرف توثیق کردہ پیرامیٹر (Parameter) سے نزدیک ترین ہے؟

ج: یہ ٹھیک ہے۔جی ہاں۔

س: یا یہ خلاصہ ہے تمام گنتی کا؟

ج: نہیں۔ یہ پوری طرح Z0 کے اوپر تجربہ گاہ کا تجربہ ہے جو نیوٹرینوز (Neutrinos) سے جڑا ہوا ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ اوکے۔ میں سمجھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ اب 5.4 جمع منفی 1 قریباً 6.5 ہے مثلاً یہ 3 سے بہت بڑا عدد ہے۔ جان ایلس (John Alice) اور بعض دوسروں نے ہیلیم 3 (He3) اور ہیلیم (He4) کے اعدادوشمار پر اسے دوبارہ مشاہدہ کیا اور دریافت کیا کہ یہ حقیقت میں نئے اعدادوشمار کے مطابق ہے۔ 6 تک نیوٹرینوز (Neutrinos) کی گنجائش ہے۔ پس یہ ایک تفصیلی، سب سے زیادہ درست ہیلیم (Helium) کی پیمائش ہے۔ ہیلیم 3 (He3) اور ہیلیم (He4) کی بہتات تک پہنچا جائے گا اگر ان کی دریافت ایسا کرے۔

پروفیسر لیش پال۔ پریشانی یہ ہے کہ اس کو آپ کہاں دیکھیں حصہ کہاں ہے۔ وغیرہ۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ اچھا یہ ایک نقطہ ہے۔ دوسرا نقطہ جو میں کل بنگلور میں دوبارہ بیان کر رہا تھا وہ ایکستھ شعاع (Xth-Ray) کے سگنلز (Signals) کا وجود ہے۔ یہ شے ایکس شعاع (X-Ray) کی پلسز (Pulses) خارج کرتی ہے۔

س: بڑی طاقت والی گاما شعاعیں (Gamma Rays) بھی؟

ج: جی ہاں۔ بڑی طاقت والی گاما شعاعیں (Gamma Rays) بھی اور آخر پر فضا میں یہ نیون (Neon) بناتی ہیں۔ 4.8 گھنٹوں کے چکر میں یہ 100.000 سورج کی کوپ (Coup) روشنی ہوتی ہے۔ پس یہ ناقابل یقین ایکسلریٹر (Accelerator) ہے اگر آپ پسند کریں اور 105TeV یا 1000 GeV ایک ناقابل یقین طاقت ہے اور ڈھیر سارے مادے نکلتے ہیں۔ اب اگر اسی طرح کے اور اشارے بھی ہوں تو وہ حد درجہ انمول ہو سکتے ہیں، حد درجہ انمول۔ پس اگر آپ تیار ہیں تو فلکی طبیعیاتی (Astrophysical) چیزوں کی طرف دیکھیں۔

س: نیوٹرینو حجم (Neutrino Mass) کی طرح کی چیزوں کے بارہ میں کیا ہے؟

ج: وہ ایک اور مثال ہے۔ اچھا، وہ پیرامیٹر (Parameter) میں ایک اور بہت اہم ان پٹ (Input) کو مہیا کرتی ہے جو ہمارے حتمی نظریوں کے لئے نہایت مفید ہوگی۔ ایک اور جگہ جو دیکھنے والی ہے جہاں علم فلکیات (Astronomy) کچھ مہیا کرسکتی ہے، وہ نہ نظر آنے والا حجم (Mass) ہے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے، ایک یقین کرتا ہے کہ حجم (Mass) جو اب نظر آتا ہے وہ دس گنا زیادہ ہے اُس سے جو وہ ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے یہ نیوٹرینوز (Neutrinos) ہوں۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ یہ نیوٹرینوز (Neutrinos) ہوسکتے ہیں، یہ ویلینٹینوز (Valentinos) ہوسکتے ہیں، یہ فروٹینوز (Phrotinos) ہوسکتے ہیں۔ ہر طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن غائب حجم (Missing Mass) کے ٹھیک خواص، اگر کچھ ہیں تو ہمارے نظریوں کے لئے ان کا غیر معمولی خیر مقدم ہو گا۔ پس علم فلکیات (Astronomy)، ذراتی طبیعیات (Particle Physics) کے لئے بہت کچھ کرسکتا ہے۔ ایک اور چیز جس پر علم فلکیات (Astronomy) تھوڑی روشنی ڈال سکتی ہے وہ فایو سٹرکچر کونسٹنٹ (Five Structure Constant) کی وقت (Time) کے ساتھ تبدیلی ہے اور کشش ثقل کے کونسٹنٹ (Gravitational Constant) کی وقت (Time) کے ساتھ تبدیلی ہے۔

س: ہمیں کتنی درستگی چاہئے؟

ج: اچھا، پہلے سے ہمیں علم ہے کہ وہ ایک حصہ 10-13 بہتر درستگی ہے جو ہمیں چاہئے جیسے 10-17 یا 16-10 یا اور کچھ۔

پروفیسر لیش پال۔ ایک حصہ 10-13......

ڈاکٹر عبدالسلام۔ .G یا G، کشش ثقل کے کونسٹنٹ (Gravitational Constant) کے لئے۔

س: یہ فلکیاتی (Astronomical) ثبوت سے ہے۔ درست؟

ج: جی ہاں اور ارضیاتی (Geological) بحث۔ پس آپ اُس پر بہتر کرسکتے ہیں۔ وہ ایک اور اچھا پیرامیٹر (Parameter) ہوگا۔

پروفیسر لیش پال۔ مجھے نہیں معلوم علم فلکیات (Astronomy) کیسے اس سے زیادہ بہتر کر سکے گی۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ ہوسکتا ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ ہوسکتا ہے 10,5 تہہ کی شفٹ تک پیمائش کی جائے۔ اس کی مشکل بہتر شفٹ 5,4,3...... جا چکی ہیں لیکن......

ڈاکٹر عبدالسلام۔ جی ہاں۔ لیکن کسی نہ کسی طرح یہ مختلف چیزیں ہیں جن میں فلکی طبیعیات (Astrophysics)، ابتدائی علم فلکیات (Astronomy)، ابتدائی علم کائنات (Cosmology) ہماری مدد کرسکتی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے، جیسا کہ میں نے کہا تھا مضمون کی دلکش طاقت ناقابل یقین ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ میرے خیال میں پُرشکوہ حصہ آپ دیکھتے ہیں کہ ایک انسان بات کر رہا ہے وقت کی حدود کی 10-43 سیکنڈ سے 10-17 سیکنڈ تک۔ درمیان میں طاقتیں اور ہر چیز صرف ایک نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

س: کیا یہ واحد ممکنہ جہان ہمارے پاس ہے یا بہترین ممکنہ جہان جو ہمارے پاس ہے؟

ج: یہ ایک اور مضمون ہے جس کے بارہ میں ہمیں نہیں معلوم۔ ہم اور زیادہ جاننا پسند کریں گے۔ یہ بڑھتی کائنات کا نظریہ (Theory of Inflationary Universe) ہے اور وہاں کتنی کائناتیں ہیں؟ اگر وہاں اور کائناتیں ہیں تو آپ اُن سب کو کیسے پوری طرح سمجھیں گے؟ سکیمیں کیا ہوں گی؟ وغیرہ۔

پھر ایک اور پرچھائی مادہ کا نظریہ (Theory of Shadow Matter) ہے۔ سٹرنگز (Strings) سے اِس مساوات (Equation) کے 2 حصے ہیں۔ میں نے اُن کے بارہ میں بتائے بغیر صرف ٹیکنیکل (Technical) ناموں کا ذکر کیا تھا۔ E8 x E8 قسم کا گروپ ہے جس پر ہم شمار کرتے ہیں۔ ایک E8 یہاں کی تمام تر زندگی کو کنٹرول کرتا ہے۔ دوسرا E 8 پرچھائی روشنی (Shadow Light) کھلاتا ہے جو کشش ثقل کی قوت (Gravitational Force) کے ذریعہ پکڑا جاتا ہے۔ پس جتنا آپ کو معلوم ہے، یقیناً 8 پہاڑ ہیں۔ ہم پہاڑوں کے اندر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پروفیسر لیش پال۔ آپ کو معلوم ہے، ایک دفعہ اپنے رفیق کار سے غائب حجم (Missing Mass) اور نیوٹرینو حجم (Neutrino Mass) کے بارہ میں بات کر رہا تھا۔ ثابت یہ ہوا کہ اگر آپ دیواروں کو شمار میں لائیں تو نیوٹرینو (Neutrino) کا حجم (Mass) ہے۔ پھر لازماً کشش ثقل (Gravity) کی بناوٹ اور تمام پنہاں قیمتیں (Potential Values) وغیرہ کا حقیقتاً نیوٹرینو (Neutrino) سے تعین ہوتا ہے اور نظر آنے والی کائنات صرف لمس زدہ اشیاء ہیں کہ دیکھیں کیسے تقسیم ہوئی ہُوئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ یہ درست ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ پس ہم صرف تجربات کر رہے ہیں تا کہ کوئی تلاش کرے کہ باقی سب کچھ کیسے کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ جی ہاں۔ ذراتی طبیعیات (Particle physics) میں یہ ایک ناقابل یقین صورتحال ہے اور بڑا رحم یہ ہے کہ اب خصوصاً مغرب میں معاشروں کا مزاج بڑی سائنس سے ہٹ رہا ہے۔ ابھی اور ہم نے آخر کار کوڈ توڑ نکالا ہے۔ آپ کو معلوم ہے جب میں نے طبیعیات (Physics) شروع کی تو بالکل مختلف مرحلہ تھا۔ جب میں نے طبیعیات (Physics) کا آغاز کیا تو وہاں کوئی بھی ربط نہیں تھا۔ اب ہمارے پاس ایک ربط ہے۔ وہاں ایک خوبصورت نظریہ ہے جس کے حصوں کو موجودہ دور میں تجربات کے ذریعے تلاش کرنا ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ جی۔ لیکن کسی نہ کسی طرح یہ جدید دور کا المیہ ہے، میں یقین کرتا ہوں بہت گہرا المیہ کہ شاید سائنس اس طرح محنت میں کامیاب رہی ہے، ٹیکنیکل مہارت پانے میں کہ ہم بھولنے لگ گئے ہیں ایک انسان کے ناطے کہ سائنس کیا معنی رکھتی ہے۔ میں سوچتا ہوں یہ ہماری تقدیر ہے کہ ہم اس میں مگن رہیں ورنہ ہم انسان نہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ جی ہاں۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں لوگ کہتے ہیں، کس قیمت پر؟

پروفیسر لیش پال۔ آپ نے ذکر کیا اور میں نے ذکر کیا، نقطہ یہ ہے کہ آپ کا شوق، جذبہ کیا ہے؟ گزشتہ کل اور پچھلے دنوں کے ایجنڈے کی پیروی میں اُن چیزوں پر ہم کیا خرچ کر رہے ہیں جو ہمیں زیادہ دور تک نہیں لے جائیں گی اور اس طرح سے سائنس میں مگن رہنا ایک جدا امر ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ درست ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ اس طریق سے شامل ہونے کے بہت بڑے نتائج ہیں۔ میرا مطلب ہے خواہ وہ خوبصورتی کی قدردانی، تہذیب، یہاں تک میں کہوں گا، قدروں کی منزل مقصود ہے۔ میرا خیال ہے یہ سب اس کا حصہ ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ اچھا، دفاعی پوزیشن میں ہونا، یہ بہت تکلیف دہ ہے۔ دیانتداری کے ساتھ جواز پیش کرنے کے قابل ہونا کہ آپ کو کیوں یہ تجربات کرنے چاہئیں وغیرہ۔ یہ ایک افسوسناک المیہ ہے۔

پروفیسر لیش پال۔ لیکن اس کے باوجود اس کو کرنا ایک تفریح ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ اوہ اچھا۔ بیشک اس کو کرنا، یہ میرے لیئے تفریح ہے۔ میں سوچتا ہوں جب تک موجودہ ایکسلریٹرز (Accelerators) مصروف کار ہیں، میں غالبًا زندہ رہوں گا۔ لیکن ہماری نسلوں کا کیا ہوگا؟ یہ ہے جو مجھے پریشان کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد وہ پہلے سے اختیار کردہ منصوبوں کی میراث ہے۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ہمارے بزرگوں نے وہ ہمارے لئے کیا۔ یہ ہے میرا شوق وجذبہ۔

پروفیسر لیش پال۔ آپ کا شکریہ پروفیسر عبدالسلام۔

ڈاکٹر عبدالسلام۔ آپ کا شکریہ۔

پروفیسر لیش پال۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ملک خلیل احمد عابد صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر کے 6 بچوں احتشام احمد، ابتسام احمد عمر 7 سال، فہیم احمد عمر 10 سال، سالار احسن عمر 8 سال، مبارز احمد عمر 10 سال اور کائنات لیاقت عمر 10 سال نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 21 جولائی 2014ء کو چک نمبر 168 مراد میں تقریب آمین ہوئی۔ مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن مجید کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بچوں کو قرآن مجید کے سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائیہ تقریب

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے ایک طفل عزیزم طہٰ عمر تقریباً 13 سال ولد مکرم مبشر احمد قمر صاحب نے 2 سال 7 ماہ 13 دن میں مدرسۃ الحفظ ربوہ سے حفظ قرآن کریم مکمل کرلیا ہے۔ عزیزم طہٰ کی دعائیہ تقریب مورخہ 22/اگست 2014ء کو قبل از نماز جمعہ بیت الحمد شاہدرہ میں منعقد کی گئی۔ اس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالحی صاحب صدر حلقہ نے کی۔ اور مکرم بشیر احمد نیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی، احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کیلئے قرآن حفظ کرنا بہت مبارک کرے اور اس کو قرآن مجید یاد رکھنے اور پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی دوسری آنکھ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بارہواں سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام

(وکالت وقف نو پاکستان)

محض خداتعالیٰ کے فضل سے وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ کے تحت پاکستان کے جماعت دہم میں زیر تعلیم واقفین نو بچوں کا بارہواں سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 8 تا 10/اگست 2014ء بمقام جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کا افتتاح 8/اگست کو شام سوا 6 بجے ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے دعا کے ساتھ اجتماع کا آغاز کیا۔

اجتماع کے دوران روزانہ صبح نماز تہجد اور باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ علمی اور ورزشی مقابلہ کے علاوہ علمی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر بھی ہوئیں۔ نیز مستقبل کی منصوبہ بندی اور کیریئر پلاننگ کے سلسلہ میں لیکچر ہوئے اور ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔ امسال اس سہ روزہ تربیتی پروگرام میں 28 اضلاع کے 174 واقفین نو شامل ہوئے۔

سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب مورخہ 10/اگست 2014ء کو دن ساڑھے 9 بجے جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں ہی منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد سہ روزہ تربیتی پروگرام کی رپورٹ پیش کی گئی۔ جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنی اختتامی تقریر میں حضرت مسیح موعود کے واقعات سنائے اور آپ کی علمی خدمات پر بچوں کو قیمتی نصائح کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی پاکستان ربوہ)

محض خداتعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ 11 تا 20/اگست 2014ء اس سال کی دوسری اور مجموعی طور پر 60ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کلاس میں 16 اضلاع کے 116 طلباء نے شرکت کی۔ بیرون ربوہ سے آنے والے طلباء کا طعام وقیام دارالضیافت میں اور تدریس کا انتظام دفتر صدر عمومی ہال میں کیا گیا۔

اس کلاس میں چار پیریڈز رکھے گئے تھے جس میں ناظرہ وتجوید القرآن، ترجمۃ القرآن، عربی گرائمر اور عام عربی بول چال شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مرکز سلسلہ میں اہم اداروں کے تعارف اور ’’صحبت صالحین‘‘ میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کا ایک پیریڈ بھی تھا۔ اس میں طلباء کو سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔ طلباء کیلئے روزانہ بعد نماز عشاء اسباق دہرانے کے لیے ایک گھنٹہ کے لئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا تھا۔ کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم ملک محمد افضل فہیم صاحب استاذ جامعہ احمدیہ، مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ اور مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے سرانجام دیئے۔

اس کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 11/اگست کو دفتر صدر عمومی ہال ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے تعارفی رپورٹ پیش کی اور محترم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے خطاب اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔

مورخہ 20/اگست کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔ جس میں تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ کا ٹیسٹ زبانی تھا۔ اس کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت اور مقابلہ حفظ قرآن کروائے گئے۔ دورانِ کلاس طلباء کیلئے بیوت الحمد پارک میں پکنک کا انتظام کیا گیا۔

اس کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 20/اگست دارالضیافت کے نئے ڈائننگ ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں تلاوت اور نظم کے بعد منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ پھر اپنے خطاب میں قرآن کریم باقاعدگی سے پڑھنے اور پڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانان اور طلباء کو عشائیہ دیا گیا۔

نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے کلاس میں شامل ہونے والے تمام طلباء کو سند شرکت، رپورٹ فارم، پمفلٹس اور اسٹیکرز پر مشتمل ایک ایک پیکٹ دیا گیا۔ اس موقع پر نظارت تعلیم القرآن کے زیر انتظام ہونے والی ٹیچرز ٹریننگ کلاسز کے ریکارڈ کا ایک جائزہ بھی پیش ہے۔ اب تک ان تمام ٹیچرز ٹریننگ کلاسز میں پاکستان بھر سے کل 1925 نمائندگان شرکت کرچکے ہیں۔ آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، تمام شاملین کو اور ہم سب کو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ Filling دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کرکے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

صحرائے اعظم دنیا کا سب سے بڑا ریگستان

دنیا کے سب سے بڑے صحرا کا زیادہ تر حصہ شمالی افریقہ کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ جو تقریباً 5149 کلومیٹر لمبا ہے۔ یہ علاقہ مصر سے سوڈان تک جبکہ مغرب میں ماریطانیہ اور سپین کی سرحدوں تک چلا جاتا ہے۔ درمیان میں کئی ممالک آتے ہیں۔ جیسے الجزائر، چاڈ اور نائیجر وغیرہ۔

صحرائے اعظم کا رقبہ 86 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا رقبہ پورے ریاست ہائے متحدہ امریکا کے برابر ہے۔ ایک طرف اس کی سرحد بحیرہ روم سے ملتی ہے۔ شمال میں یہ صحرا اطلس کی پہاڑیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مغرب میں اس کی سرحد بحر الکاہل تک ہے اور مشرق میں یہ بحیرہ احمر تک جاتا ہے۔ صحرائے صحارا کی سرحدی پٹی 5150 کلومیٹر لمبی ہے۔ شمال اور جنوب میں اس صحرا کی کوئی واضح سرحدی لائن نہیں ہے۔ لیکن یہاں 62 میل چوڑا ایک ایسا چٹیل میدان ہے جو آہستہ آہستہ صحرا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جنوب میں صحارا اور سوانا کے سرسبز میدان کے درمیان سوڈان کا وہ علاقہ ہے جو ''ساحل'' کہلاتا ہے۔

اس ریگستان میں پہاڑوں کے دو سلسلے ہیں۔ ایک 11,204 فٹ بلند اور دوسرا 9852 فٹ بلند ہے۔ صحارا عربی لفظ ''صحرا'' کی جمع ہے جس کے معنی ''ریگستان'' کے ہیں لیکن اس صحرا کے مختلف حصوں کے اپنے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ مثلاً جنوب مغربی الجزائر اور شمال مشرقی مالی میں یہ ''تیزرنٹ'' کہلاتا ہے۔ صحارا کا مشرقی حصہ ''تیزی'' یعنی خوفناک میدان کہلاتا ہے۔ یہ صحرا افریقہ کے دس ملکوں میں منقسم ہے۔ شمال میں مراکش، الجزائر، تیونس، لیبیا اور مصر ہیں۔ جنوب میں ماریطانیہ، مالی نائیجیر، چاڈ اور سوڈان ہیں۔ اس صحرا کا ایک 11 واں علاقہ بھی ہے، جس کے بارے میں ماریطانیہ اور مراکش میں تنازعہ ہے۔ یہ علاقہ ''مغربی صحارا'' ہے۔

اکثر لوگ صحارا کو ریت کا ایک نہ ختم ہونے والا سمندر سمجھتے ہیں۔ جس میں اڑتی ہوائیں اس ریت کو ٹیلوں میں تبدیل کرتی رہتی ہیں۔ درحقیقت ہوا جس انداز میں ریت کو ٹیلوں میں تبدیل کرتی ہے۔ اس سے یہ ایک حسین منظر بن جاتا ہے۔ یہ ٹیلے 755 فٹ کی بلندی تک ہوتے ہیں۔

صحارا میں سب سے گرم مہینے جولائی اور اگست کے ہوتے ہیں جبکہ جنوبی حصے میں مئی اور جون سب سے زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ ایک طرف دن کے وقت موسم اتنا گرم ہوتا ہے تو دوسری طرف راتیں انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ رات کو درجہ حرارت غیر معمولی طور پر گر جاتا ہے اور شمال کے بلند علاقوں میں کہر اور برف تک جم جاتی ہے۔ تیز دھوپ کے علاوہ صحارا کے موسم کی ایک اہم خصوصیت وہ تیز ہوا جو روز چلتی ہے اور اپنے ساتھ ریت اور مٹی لے کر آتی ہے۔ اس ریگستان میں ایسے مقامات بھی ہیں جو سال میں 70 دن تک طوفان کی زد میں رہتے ہیں۔

صحارا بالکل چٹیل بھی نہیں ہے اس میں کہیں کہیں پودے بھی اگتے ہیں۔ ایسے پودے جو صحرا میں پرورش پا سکتے ہیں اور جنہیں زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صحارا کے شمالی علاقے میں کھجور کے درخت ہوتے ہیں جبکہ جنوبی حصہ میں کیکر اور مختلف قسم کی جھاڑیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بڑے جانوروں میں ایک قسم کا کینگرو اور ہرن بھی پائے جاتے ہیں۔

صحارا کا علاقہ صدیوں سے قافلوں کے لئے گزرگاہ بنا ہوا ہے۔ یہ علاقہ ہمیشہ سے ہی ایک ریگستان نہیں تھا۔ اس کے موسم میں مختلف ادوار میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ آثار قدیمہ کے ماہرین کو یہاں ایسے آثار ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے یہاں کبھی انسان کے علاوہ بڑے جانور، بھینس، ہاتھی وغیرہ بھی پائے جاتے تھے۔

اس بے آب وگیاہ صحرا میں یوں تو زندگی کا تصور خام خیالی محسوس ہوتا ہے لیکن یہاں صدیوں سے خانہ بدوش آباد ہیں۔ یہاں چار قسم کے لوگ آباد ہیں۔ ان میں زیادہ تر ''بربر'' نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ شمالی علاقہ میں عرب بربروں کی تعداد زیادہ ہے۔ مغرب میں مورز (Moors) نسل کے افراد رہتے ہیں۔ جنوب وسطی پہاڑوں کے نزدیک توریگ (Tuareg) آباد ہیں جبکہ تبتی پہاڑوں اور جنوبی صحارا میں ٹیڈا کی تعداد زیادہ ہے۔ ان لوگوں نے یہاں کے موسم اور حالات سے سمجھوتہ کر رکھا ہے۔

زمانہ قدیم میں صحارا کے رہنے والے اونٹ، بھیڑ، بکریاں پالتے اور ان سے ہی اپنی گزر بسر کیا کرتے تھے۔ طاقتور قبیلے ہی صحرا پر حکمرانی کرتے۔ نخلستان کا تمام انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتے اور صحرا سے گزرنے والے قافلوں سے تمام کاروبار کرتے۔ خاص طور پر ''توریگ'' اپنی بہادری، شجاعت اور جنگجوآنہ خوبیوں کی وجہ سے مشہور تھے۔ صدیوں تک صحارا کا راستہ ہی ایسا ذریعہ تھا جس سے گزر کر افریقہ کے باشندے افریقہ کی شمالی بندرگاہوں تک پہنچتے اور اپنے ساتھ سونا، ہاتھی دانت اور نمک لاتے اور اس کی تجارت کرتے تھے۔

(روزنامہ ایکسپریس 26 جولائی 2014ء)

زیرہ۔ بدہضمی کی عمدہ دوا

یہ قدیم ترین گرم مصالحوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک بوٹی ہے۔ جس کی سطح ہموار اور جڑیں پتلی اور عمودی ہوتی ہیں۔ اس پودے کا قد 35 سے 45 سینٹی میٹر تک ہوتا ہے۔

زیرہ کا اصل وطن بالائی مصر ہے۔ لیکن قدیم زمانے سے ہی اسے عرب، ہندوستان، چین اور بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں میں کاشت کیا جا رہا ہے۔

زیرہ نظام ہضم کی متعدد بیماریوں کی اصلاح کرتا ہے۔ جس میں صفرا کی کثرت بدہضمی، معدے کی کمزوری اور اسہال وغیرہ شامل ہیں۔ ایک گلاس پانی میں ایک چمچہ زیرہ ابال کر اور اس جوشاندہ کے ساتھ ایک چائے کا چمچہ تازہ دھنیے کے پتوں کا پانی، چٹکی بھر نمک ملا کر پینا بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

سفید زیرہ، کالا زیرہ اور کالا نمک ملا کر کھایا جائے تو درد گردہ پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔

یادداشت کی بحالی اور قوت حافظہ کے لئے تین گرام کالا زیرہ کا سفوف، 12 گرام شہد میں ملا کر پینا، یادداشت کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ زیرہ وسیع پیمانے پر گرم مصالحوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے اور اس کا تیل بھی بہت سے پکوانوں میں ذائقہ اور خوشبو بڑھانے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

سیل سیل سیل لان سیل میلہ

بسم اللہ فیبرکس

چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0300-7716468

ربوہ میں طلوع وغروب 4 ستمبر

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:43
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:32

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 ستمبر 2014ء

4:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2014ء تیسرے دن کی کارروائی حضور انور کا اختتامی خطاب (نشر مکرر)
11:40 am	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ آئرلینڈ
2:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 21۔ اکتوبر 1997ء
9:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	حضور انور کا دورہ آئرلینڈ

درخواست دعا

مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز باجوہ صاحب مرحوم بعارضہ قلب بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں موسلا دھار بارش

پاکستان بھر میں الوداع کہتے ہوئے مون سون کی موسلا دھار بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ امسال ربوہ میں بھی مون سون کا موسم اپنا رنگ خوب دکھا تا رہا ہے۔ گزشتہ تین دن سے وقفہ وقفہ کے ساتھ بارش ہو رہی ہے۔ آج مورخہ 3 ستمبر کو علی الصبح بارش کا سلسلہ دن 12 بجے تک مسلسل جاری ہے جس سے ربوہ کے شہری خوب لطف اٹھا رہے ہیں۔ گرمی کی شدت کے ستائے ہوئے اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے پریشان لوگوں کی مشکلات کا بہت حد تک مداوا ہوا ہے۔

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ۔ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گراؤنڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان

چشمہ فیض

مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com